قُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ

الحمد للہ والمنتہ کہ یہہ رسالہ پھر دوبارہ یعنی

قل جاء الحق وزہق الباطل

چاہ کن را چاہ درپیش

گلدستہ کرامت

لرد اہل المکر والضلالت

بسعی حافظ نظام الدین صاحب سوداگران کٹڑہ بریان دہلی

مستنصر پریس دہلی میں باہتمام سید مستنصر علی طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرصہ دراز گذرا کہ یہ رسالہ مصنفہ حضرتی و مولائی قبلۂ ارباب بصیرت رہنمائے شریعت و طریقت جناب حاجی حافظ مولوی محمد کرامت اللہ صاحب دامت فیوضہٗ کا محمد مشتاق احمد نثار احمد نے شائع کیا تھا۔ چون کہ الصدق ینجی والکذب یھلک صدق کو بقا ہے کذب کو فنا ہے۔ آفتاب صداقت عالم کو روشن کرتا ہے۔ اُس سے از ماہ تا بماہی مستفیض ہوتے ہیں۔ اگر چمگادڑ کی آنکھ آفتاب کے سامنے اندھی ہو جائے تو قصور آفتاب نہیں۔ بلکہ اُس آنکھ کا اندھا ہونا آفتاب کے سیاہ ہونے کے مقابل عالم کو پسند ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ راست خواہی ہزار چشم چنان * کور بہتر کہ آفتاب سیاہ * اِس آفتاب کرامت سے ہزارون آنکھوں والے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ اب آنکھیں اُس کے دوبارہ طلوع ہونے کی منتظر تھیں۔ لہٰذا اہل نظر اور صاحب بصیرت کے دلی شوق اور متواتر اصرار نے پھر آفتاب کو طلوع ہونے پر مجبور کیا ***

خاکسار

حافظ نظام الدین دہلوی

قل جاء الحق وزہق الباطل

[illegible]

گلدستۂ کرامت

لردِّ اہل المکر والضّلالۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عمرو کہتا ہے قبر پر پھول رکھنا واسطے سرور میت کے درست اور حسن ہے اور تصدق کرنا اس کی قیمت کا احسن ہے۔ زید کہتا ہے کہ قول عمرو باطل ہے چونکہ زید بہوائے نفسانی عمرو سے حسد اور کینہ اور عداوت قبلی رکھتا ہے۔ اس قول کو بہانہ بنا کر اسکو کافر اور ابلیس اور منکر قرآن اور اہانت کرنیوالا اولیاء اللہ کا بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ عمر جبتک توبہ علی الاعلان نکرے اسکی ملاقات سے لوگ پرہیز کریں اور سا اپنے آپکو خاندان شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ اسحٰق صاحب کا معتقد جانتا ہے اور ایک فتویٰ بھی کہ جسمیں فقط عبارت مائۃ مسائل کی ہے طبع کرا کے شائع کیا ہے لہٰذا ہم علماء سے تین سوال کرتے ہیں جو حق ہو فرما دیں جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ اول رکھنا پھولونکا قبر پر جائز ہے یا نہیں دوم فتویٰ مولینا اسحٰق صاحب کا قول عمرو کے مخالف ہے یا نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کا کیا مسلک ہے کہ زید اپنے کو انکا متبع کہتا ہے سوم یہ کہ عمرو اس قول کے کہنے سے مستوجب ان الفاظ قبیحہ کا ہوا یا زید کے قلب فاسد کا نمونہ ہے اور اگر نہیں ہوا تو قائل کے واسطے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا ✝

(آفتاب آمد) **الجواب وبیدہ الصواب** (دلیل آفتاب)

اول وباللہ التوفیق قول عمرو درست اور صحیح ہے اور کہنا پھولونکا قبر پر جائز ہے فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے۔ وضع الورد والریاحین علی القبور حسن وان تصدق بقیمۃ الورد کان احسن (ترجمہ) رکھنا پھولوں کا قبروں پر حسن ہے اور اس کی قیمت کا تصدق کرنا احسن ہے۔ اور یہ فتاویٰ درمیان علماء حنفیہ کے متداول اور معتبر ہے اور روایات اس کی منقحہ صحیحہ ہیں۔ شیخ عبدالرحمن حنفی لکھتے ہیں عبارت بطور اختصار یہ ہے۔ ان السلطان الاعظم محمد اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ لما کانت ہمتہ مصروفۃ الی اسعد الدین اراد ان تکون الفروع المعتبرۃ المعتمدۃ فی کتاب واحد وامر مشاہیر الہند من العلماء

الاعلام فتتبعوا الکتب المطولۃ وغیرہا من الکتب المعتبرۃ حتی دعتہم اللہ تعالیٰ لاتمام فصارما حصلوہ کتاباً جامعاً مغنیاً عما سواہ حاویاً للفروع الصحیحۃ المنقحۃ۔ التی بلغت فی التحقیق منتہاہ پس قول عمرو کا بے سند نہیں ہے بلکہ قوی سند رکھتا ہے اور نیز شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ونہادن گل وخوشبو بر قبر ماخوذ ازان است کہ کفن میت را بخوشبو وکافور ودیگر چیزہا ازیں جنس مثل حنوط یعنی ارگجہ آمدہ است وحال آنکہ میت در قبر است ازیں چیزہا بر قبر می نہند تا خوشبو بہ میت تازہ بہم رسد محتمل است کہ ازیں نہادنِ خوشبو سرور بمیت میرسد زیراکہ دریں حالت روح بسیار متلذذ باستعمال خوشبو میشود روح باقی است ہرچند آنکہ وصول خوشبو بوے درحالت زندگی کہ قوت تامہ است مفقود است اما قیاساً بر لذات کہ میت را میرسد بعد موت از روے شرع شریف ثابت یعنی لذتہائی عالم کہ در احادیث صحیحہ آمدہ است کہ فیاتیہ من روحہا وطیبہا ودر حق شہدا در قرآن مجید وارد است یرزقون فرحین اثبات میتوان نمود پس صاحبان بصیرت اہل انصاف نظر فرماویں کہ حضرت شاہ صاحب پھولوں کا رکھنا اور مردوں کا مسرور ہونا اور لذت پانا کس عمدہ طور سے ثابت فرما رہے ہیں زید اپنے قول میں اگر صادق ہے اور شاہ صاحب کا معتقد ہے تو اسیوقت اپنے عقیدہ فاسدہ سے توبہ کرے ورنہ اپنے کذب کا اقرار کرے کہ لوگوں کے دہوکا دینے کو کہتا ہوں کہ شاہ صاحب کا معتقد ہوں ورنہ شاہ صاحب بھی بموجب میرے عقیدہ کے مشرک بدعتی کافر ابلیس ہیں معاذ اللہ من ذلک کیونکہ وہ بھی بڑے شد ومد سے پھول ڈالنے کو فرما رہے ہیں اور سند لیجئے فتاوی قاضی خاں میں لکھا ہے ویکرہ قطع الحطب والحشیش من المقبرۃ فان کان یابسا لا باس بہ لانہ مادام رطباً یسبح فیونس المیت اب مقام غور ہے کہ گھانس سبز کا تسبیح کرنا ثابت ہوا اور اس سے میت کا انس پکڑنا پھولوں میں تو سبزی بھی ہے اور خوشبو بھی جو محبوب اور مرغوب حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور راحت جان مومن کی ہے جیسا دیتا۔ پس اگر کسی نے اپنے ماباپ کی قبر پر یا کسی دوست خدا کی قبر پر اس نیت سے پھول رکھدے کہ میت کو سرور پہنچے تو کیا قباحت ہوئی۔ اور یہ فتاوی قاضی خاں وہ ہے کہ کشف الظنون میں لکھا ہے وہی مشہورۃ مقبولۃ معمول بہا متداولۃ بین العلماء والفقہاء وہی نصب عین من تصدی للحکم والافتاء للامام فخر الدین حسن بن منصور۔ اور نیز مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے فتویٰ دیا ہے کہ مستحب ہے رکھنا پھولوں کا قبور پر علماء زمانہ حال کو خوب روشن ہے کہ مولوی عبد الحی صاحب کی کیسی نظر وسیع تھی کتب پر اور سب علوم میں انکی تصانیف موجود ہیں۔ اور دلیل لو رد المحتار حاشیہ در مختار میں ہے ویکرہ ایضاً قطع النبات الرطب والحشیش من المقبرۃ دون الیابس کما فی البحر والدرر وشرح المنیۃ وعللہ فی الامداد بانہ مادام رطباً یسبح اللہ تعالیٰ فیونس المیت وتنزل بذکرہ الرحمۃ اس عبارت سے علاوہ انس میت کے نزول رحمت جناب باری بھی قبر پر ثابت ہوا یہ کتنا بڑا نفع عظیم الشان ہے آگے لکھتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الآس ونحوہ۔ علماء خوب جانتے ہیں کہ رد المحتار کیسی معتبر کتاب ہے اور ایسا ہی شیخ الاسلام شارح بخاری کیسے محقق عالم ہیں کشف الغطاء میں لکھتے ہیں وکردہ است خارے یا گیاہ یا چوب رنگ را ازاں روئیدہ بر کندن اگر سبز باشد زیراکہ تسبیح میکند مادام کہ تر است ومستوجب تخفیف عذاب واُنس میت میباشد الخ آگے جاکے لکھتے ہیں

ولہذا تحسین کردہ اند بعضے نہادن گل را بر قبور لیکن گویند کہ اگر تصدق کند بقیمت گلہا بہتر باشد ایسا ہی فتاوی ظہیریہ اور بحر رائق میں مسطور ہے عجب حال ہے زید کا کہ حسد کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے اسکو کچھ نظر نہیں آتا کوئی تو روایت لکھی ہوتی جس کی ایک مہر کے فقط فتوی مولانا اسحاق صاحب کا ہاتھ لگا طرفہ یہ کہ وہ بھی مدعی کے موافق نہیں جس سے زید کا مطلب نکلتا بس خالی ہی ہاتھ رہ گئے فقیر کے فقیر ہی رہے اسپر یہ جرات اور زبان درازی مقام شرم ہے کچھ تو شرماؤ اگر عوام الناس حقیقت حال کما حقہ سمجھیں گے تو علما کی نظر میں تو حقیر ہو جاؤ گے (چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد) **جواب سوال دوئم** یہ ہے کہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک تو انکے فتوے سے معلوم ہوا کہ پھول رکھنے کے قائل ہیں زید بھی اگر غیر متعصب ہے اور کچھ شاید دین کا شائبہ اس میں ہے تو قائل ہو جاوے ورنہ ہٹ دھرمی کا علاج نہیں اور فتوی شاہ اسحق صاحب کا جو مائۃ مسائل سے زید نے نقل کیا ہے یا تو وہ اسکو سمجھا نہیں یا بارحسد نے اسکو حق سے بہرا گونگا کر دیا حق چھپایا اب سنو شاہ صاحب جواب میں چادر پھولوں کے ڈالنے کے ارقام فرماتے ہیں جس میں تقرب الی الموتی اور نذر نا درست مقصود ہوتی ہے اسیواسطے اسکو چڑھاوا کے تعبیر کرتے ہیں جو مشابہ بت پرستوں کے ہے اور زید نے بھی علماء کو دھوکہ دیا ہے کہ پھول رکھنے کو چڑھاوے سے تعبیر کیا ہے عمرو نے فقط وضع اور دینے رکھنا پھولوں کا کہا تھا زید نے اپنے مطلب کے واسطے ترجمہ چڑھاوے کا کیا جو لفظ نذر کا ترجمہ ہے ماشاء اللہ زید کی کیا عقل اور کیا علم ہے برین عقل و ہمت بباید گریست اگر منشاء بھی یاد ہوتی تو او وضع نہادن خیال میں آجاتا شاہ صاحب نے دو شق جواب کی کی ہیں فرماتے ہیں۔ اگر برائے تقرب میت

ے اندازند غیر جائز است و حرام کما یفہم من الدر المختار وغیرہ وعبارتہ ہکذا اعلم ان النذر الذی یقع للاموات وما

یوخذ من الدراہم والشمع والزیت ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع باطل وحرام مالم یقصدوا صرفہا للفقراء الانام اب غور کرو کہ شاہ صاحب جو عبارۃ واسطے سند کے لائے ہیں اس میں لفظ نذر اور تقرب الی المیت موجود ہے اور مالم یقصدوا سے خوب واضح ہو گیا کہ اگر قصد صرف کرنیکا طرف فقراء کے ہے تو حرام باطل نہو گا جب نیت دوسری ہوئی نہ تقرب رہا نہ اسکا حکم ایسا ہے پھول رکھنے سے جب انس میت مقصود ہوا تو دوسرا حکم جواز کا پیدا ہوا اب رہی دوسری شق سو شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ واگر برائے تزئین قبر و تجمل آں باشد آں ہم مکروہ است زیرا کہ قبر محل زینت و تجمل نیست سو یاد رہے کہ پھول رکھنے سے زینت مقصود نہیں ہوتی بخلاف چادر پھولوں کی اور بالفرض اگر کوئی نیت پھول رکھنے میں بھی تجمل قبر کی کرے تو وہ بھی مکروہ ہے اگر انس اور سرور میت مقصود ہے تو جائز ہو درست ہے دیکھو شاہ صاحب نے دو شق کو ممنوع لکھا ہے اور علماء پر مخفی نہیں ہے کہ ان دونوں شقوں میں حصر عقلی نہیں ہے تاکہ بطلان ہر دو شق سے بطلان مطلق کا ہو جاوے تیسری شق انس اور سرور میت والی سالم عن المناقشہ ہے جسکو فقہا درست بتاتے ہیں شاہ صاحب نے اس شق کو سالم چھوڑ دیا فحصل التوفیق بین الکلامین یعنی شاہ صاحب نے تقرب میت اور تزئین قبور کو منع کیا اور فقہاء نے پھول رکھنے کو واسطے انس اور سرور میت کے جائز رکھا پس قول عمرو بہت درست رہا فقہاء کے موافق نہ شاہ صاحب کے مخالف اور زید کا کلام باطل

ہوگیا نہ فقہاء کے موافق نہ شاہ صاحب کے مناسب وائے بر عقل زید اب تو خواب غفلت سے بیدار ہووے اور اپنی بُری
صدا سے باز آئے اور علی الاعلان توبہ کرے ورنہ عوام الناس کو لازم ہے کہ اُس سے اجتناب اور پرہیز اختیار کریں
کس واسطے کہ جسکو ادنی بھی عقل ہے زید کے مکر کو خوب سمجھ گیا ہوگا یہ کھوٹی پونجی نقادان اور صرافان علم کے آگے
رواج نہیں پا سکتے کھرا کھوٹا الگ ممتاز ہوجائیگا بھلا کونسا عقلمند تسلیم کریگا کہ شاہ صاحب اور فقہاء مخالف ہیں اور
درصورت مخالف فقط شاہ صاحب حق پر ہوں اور شاہ عبد العزیزؒ سعد شاہ عالمگیر اور جملہ علماء جامع فتاوی عالمگیریہ
اور صاحب رد المحتار وغیرہم بدعتی ہوں معاذ اللہ یا مولانا اسحاق صاحب کا قول غلط ہو یہ خرابی فقط سوء فہم اور کج عقلی
زید سے پیدا ہوئی ورنہ عمر کے عقیدہ کے موافق کوئی محذور لازم نہیں آتا شاہ صاحب بھی حق پر اور فقہاء بھی حق پر
اے صاحبو نفسانیت کو دور کرکے اس مضمون کو دیکھنا اور جب عمرو کو نقد پھول رکھنے کے باعث جو بدلائل ثابت ہے
زید نے کیسے الفاظ قبیحہ کہے ہیں یہ ہی الفاظ شاہ عبد العزیزؒ اور جامعین فتاوی عالمگیری و دیگر فقہاء عظام کو کہنے پڑینگے
زید جوار نفسانی میں ڈوبا ہوا تو عمدہ مسلمان ہو اور یہ علماء نامدار بدعتی شرک ابلیس ہوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اللہ تعالی ہمکو اور کل مسلمانوں کو بچاوے اس عقیدہ بد سے وما ہذا الا الضلال اب اگر کسی کو ایسو جہا ہی
ہوگیا ہوگا تو وہ زید کے قول کو تسلیم کریگا۔ ورنہ اُس کا مکر اور دھوکہ سب پر روشن ہوگیا۔ **جواب سوال سوم کا**
یہ ہے کہ زید نے عمر کو کافر اور ابلیس تک کہہ دیا یہ ہی اُس کی نفسانیت کا گواہ ہے بھلا یہ ہی طریقہ صالحین کا ہے کہ ایک
مومن کی عداوت کے باعث اپنے ایمان کو چٹ کر جاوے بموجب حدیث شریف کے زید کس امر کا مستحق ہوگیا کہ جو مومن
کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے زید اپنے قول سے خود کافر بنا اب خبر نہیں قیامت کو یالیتنی کنت ترابا کہتا ہوا
کون اُٹھیگا اور عمر تو زید کو مومن ہی کہتا ہے جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے **لطیفہ قابل فہمید**
زبان زد چو مار کرد تکفیر ٭ چراغ کذب را نبود فروغی ٭ مسلمانش بگویم در مکافات ٭ دروغی را جواب آمد دروغی
مسلمانوں ایسے شخص کے سایہ سے بچو اس سے ہرگز امید ہدایت نہیں رکھو جبتک زید اپنا توبہ نامہ طبع کرا کے
نہ شائع کرے اُسکے قول کا اعتبار نہ کرو ہمارے فتوے کا خلاصہ یہ ہے کہ باقوال فقہاء پھول رکھنے ثابت ہوئے
واسطے اُس میت کے اور شاہ اسحق صاحب کا قول ہمارے مخالف نہیں اور زید کا الفاظ قبیحہ کہنا اُسی پر پڑیگا وہ خود مستحق
ان الفاظ کا ہو اور نذر اور منت اور چڑھاوا اور مرادیں مانگنی اولیاء اللہ سے حرام ہیں اور نیز عوام کو لازم ہے کہ ایسے
امور قبیحہ سے بچیں ورنہ خطرہ زوال ایمان ہے معاذ اللہ اور پھولوں کی قیمت تصدق کرنا پھول رکھنے سے بہتر ہے کہ
حاجت روائی فقیر کی بھی ہوگی اور میت کو تصدق کا ثواب پہنچیگا اور اگر کوئی پھول رکھدے تو بیشک عند الشرع درست
ہے اور جائز مگر عوام اول نیت اپنی درست کریں۔ اور چڑھاوے اور رکھنے میں فرق سمجھ لیں فقط اسی میت کے
واسطے رکھدیں جائز ہے فقط آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
وازواجہ وذریاتہ اجمعین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین حررہ اجابہ محمد کرامت اللہ عفا اللہ عنہ
واعظ مدرسہ حسین بخش۔ کرامت اللہ محمد ۱۲۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم   و الصلوٰۃ علیٰ رسولہ الکریم

سبحان اللہ امور دینی میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دکھانا یہ علمار ربانیین کا ہی حصہ ہے۔ العلماء ورثۃ الانبیاء ماشاء اللہ مجیب نے اس مسئلہ میں کیا عمدہ تحقیق کی ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ اور زید نے اس میں کیسی سخن کی کمائی ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہٖ واضح ہو کہ زید نے اس سے پہلے اپنے استفتا رد بدعت قبور نامے میں علمار دین سے یہ سوال کیا تھا (۱) کہ ہم معتقدین خاندان شاہ عبد العزیز و مولانا محمد اسحاق صاحب رحمہما اللہ ابتدا ہوش سے قبور پر پھول رکھنے کو قبیح سنتے چلے آئے ہیں (۲) اور مولانا محمد اسحاق صاحب رحمہ نے مائۃ مسائل میں اس کی ممانعت کا فتویٰ دیا ہے (۳) علما اسکا جواب مدلل دیں انتہی پھر خود ہی زید نے اُس کے جواب میں بے سوچے سمجھے مولانا مہاجر کے مائۃ مسائل والی عبارت نقل کر دی ہے۔ دلیں فقط جس سے زید کی لیاقت علمی اور سخن فہمی اہل علم پر بخوبی ظاہر ہے۔ ع گر ہمیں مکتب است ہمیں ملا + کار طفلاں تمام خواہد شد + اُس پر مستزاد یہ ہوا کہ ایک نکرہ لا یعرف زید مجیب بے تہذیب نے آتش حسد سے افروختہ ہو کے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ چند مقولے عوام کالانعام کے سنے سنائے لکھ کر اولیار کرام اور علمار عظام کی شان میں وہ وہ بے ادبی اور گستاخی تمیز واہی تباہی معذب فی القبور وغیرہ وغیرہ الفاظ محل محل چھوڑ کے المرء یقیس علی نفسہ لکھ مارے ہیں کہ پناہ خدا کی۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جو زید کے دو ورق مطبوعہ اور عمرو کے سوال مذکورہ میں درج ہیں۔ قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر۔ از خدا خواہیم توفیق ادب + بے ادب محروم شد از فضل رب۔

لہٰذا یہ خادم علمار و فقرا زید کے گستاخ فقروں کا جواب ہندسہ وار جو بعینہ عمرو کے تینوں سوالوں کا جواب ہوگا نگارش کرتا ہے وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق (۱) زید کو چاہیے کہ عمرو کا قول علی الراس والعین بچون وچرا تقدیم بغض وکینہ دل سے دور کر کے تسلیم کرے اور ثواب گل افشانی سے محروم نہ رہے کیونکہ زید بقول خود معتقد خاندان عزیزیہ ہے اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ قبر پر پھول رکھنے کو قرآن و حدیث اور قیاس صحیح سے صراحۃً ثابت فرماتے ہیں چنانچہ دیکھ لیجئے شاہ صاحب کی ہو بہو عبارت جو مجموعہ فتاویٰ عزیزی صفحہ ۹۵ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی سے عمرو نے اپنے جواب میں نقل کی ہے وہ اس کی شاہد عدل ہے جسکی رو سے زید کا یہ لکھنا بھی کہ ہم "ابتداء ہوش سے اس امر کو سنتے ہیں کہ قبیح ہے" محض لغو اور مفتریات اعلام اور خصوصاً خاندان عزیزیہ پر تو کھلم کھلا ہی اتہام ہے سبحانک ہذا بہتان عظیم۔ اس واسطے کہ شاہ صاحب کے تحریری فتویٰ کے سامنے ظاہر ہے کہ زید کا اس امر کو قبیح سننا ہیچ اور واہیات نہیں تو اور کیا ہے ع سلمانو ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی + الحق یعلو ولا یعلیٰ

(۲) اب رہا فتویٰ مولانا محمد اسحاق صاحب مہاجر کی مائۃ مسائل والا جسکو زید اور اس کے حواریین نے نہایت طمطراق سے پیش کیا ہے حالانکہ وہ زید کے کسی طرح مفید مطلب نہیں اُسکا حاصل صرف اتنا ہی ہے کہ اگر تقرب للہ میت یا تزئین قبر کے لئے کوئی مزار پر پھول رکھے تو غیر جائز اور مکروہ ہے دلیں۔ جو جائے ہرگز خلاف نہیں بلکہ بجا و درست کہ انما الاعمال بالنیات کیونکہ ہم مزارات پر پھول رکھنے محض سرور میت اور نزول رحمت الٰہی

کے لئے جائز اور حسن جانتے ہیں نہ کسی دوسری غرض سے چنانچہ اس شق ثالث کو مولانا مہاجر نے بھی اپنے فتویٰ میں السکوت فی معرض البیان بیان کے ہی تحت میں رکھا ہے اور کیوں نہ ہو بھلا حضرت مولانا مہاجر علیہ الرحمۃ ایسے امر کی جسکی کہ اصل شرع میں موجود ہو اور جسکے اُنکے بزرگ اور ہمارے پیشوا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب جیسے عالم باعمل اور پانسو علماء جامعین فتاویٰ عالمگیری و دیگر فقہاء متقدمین معتبرین اور علماء متاخرین متقدمین بدلائل شرعیہ مثبت ہوں کیسے مانع اور مخالف ہوسکتے ہیں نعوذ باللہ ع ایں خیال است و محال است و جنوں پس زید کا مولانا مہاجر کے فتویٰ سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے فمالھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثا بلکہ یہ استدلال اس کی بے علمی اور حسد ذاتی کی دلیل بیّن ہے سچ ہے یک من علم را دہ من عقل می باید۔ زید کو لازم تھا کہ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں اسکے علاوہ کوئی اور بھی کہیں نہ کہیں سے تو رطب یابس دلیل ڈھونڈھ بھال کے لے آتا جس سے ظاہر ہے کہ وہ عاجز و قاصر رہا پس اسکا دعویٰ بے دلیل صریح البطلان ہے اور قول عمرو مدلل بالدلائل صحیح ہے والحمد للہ علی ذلک فتفکروا یا اولی الالباب۔ (۳) اب باقی رہا زید کے تیسرے فقرہ کا جواب وہ یہ ہے اگر واقعی زید مزارات پر پھول رکھنے کے دلائل معلوم کرنا چاہتا ہے تو عمرو کے فتوے کو بغور و امعان پڑھے اس سے زیادہ دلائل ساطعہ آگے اور کہاں مل سکتے ہیں اس لئے کہ تلاش دلائل تو فرع علم کی ہے اور وہ معلوم الختصر اگر زید دیندار پابند شریعت معتقد خاندان عزیزیہ ہے تو عمرو کی اس تحریر دلپذیر کو جس کی تائید دہلی کے اکثر علماء نامدار مع اُن علماء کے جو زید کے فتویٰ پر پہلے کسی وجہ سے مہر کر چکے تھے کر رہے ہیں دیکھکر سر گریباں ہو اور توبہ کرے اور آیندہ کے لئے ایسی مفسدہ پردازی اور تفرقہ اندازی اور خلق خدا کی دھوکہ بازی سے باز آئے۔ وما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ورنہ قیامت قریب ہے وہ جانے وہاں اس توہین و اہانت کا اُسکو انشاء اللہ تعالیٰ پورا مزا آجائیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین والحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ منقہ طالب الغفران محمد جمیل الرحمٰن الدہلوی

اکثر اشیاء کی حلت و حرمت نیت کے مختلف ہونے سے ہو جاتی ہے سو مجیب نے اچھا فرق بیان کیا ہے یعنی نیت تقرب و تعجیل حرام و مکروہ ہے جیسا کہ مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور بہ نیت سرور بیت یا باتباع حدیث مباح ہے فقط حررہ محمد ناظر حسن عفی عنہ

محمد ناظر حسن ۱۳۰۱

جناب مجیب صاحب نے درباب مطابقت اقوال جو کچھ فرمایا درست ہے محمد عبد الاحد عفی عنہ [illegible]

جناب مجیب صاحب نے جو کچھ مطابقت اقوال فقہاء کرام اور شاہ عبد العزیز صاحبؒ اور قول شاہ اسحق صاحب میں تحریر فرمایا درست و انسب ہے العبد محمد وصیت علی مدرس مدرسہ حسین بخش

محمد وصیت علی ۱۳[illegible]

قول عالمگیریہ مستند عند العلماء ہے اس قول میں تقرب کی نیت نہیں بالفرض اگر کوئی تقرب کی نیت رکھے تو وہ حسب قول المفتی بیشک مکروہ ہوگی عامی کا قول اگر جہل و لاعلمی کی باعث ہو تو اسکو عذر اور پرہیز ایسے اقوال ناشایستہ سے ضرور ہو ورنہ اپنا علم کتابوں اور اُستادوں سے حاصل کرنا فرض عین ہے تا ایسا کہ ہیں نہ پڑے واللہ اعلم الجواب صحیح

عبد الجلیل ۱۳۱۰
مدرس مدرسہ فتحپوری

والحق ان جواب عمرو صحیح وثبت من کتب الفقہ وتصانیف شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ وزید غفل عن الکتب الکلامیۃ والاحادیث النبویۃ لایکفر احد بالکبیرۃ فضلا عن المسئلۃ الصحیحۃ۔ فتح محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری	الجواب صحیح محمد عبد الغنی	الجواب صحیح اللہ بخش مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم
	الجواب صحیح عبد الرحیم مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب	لقد اجاد المجیب حبیب احمد ۱۳۱۳ مدرس مدرسہ فتحپوری

رایت ہذہ المسئلۃ فوجدتہا صحیحۃ۔ بیشک عبارت فتاوی عالمگیری کی معتبر و مستند ہے اور قول مجیب کا دیکھا میں نے اس مسئلہ کو میں پایا میں نے صحیح بہت احسن و درست ہے

عبد الرحمن

العبد حافظ مولوی عبد الرحمن جانشین مولوی عبد الرب مرحوم

اقول قول عمرو صحیح بلا ارتیاب وما قال زید باطل بلا مریۃ لان الحرمۃ لاتثبت الا بدلیل قطعی کما ہو المصرح فی کتب الاصول فای دلیل علی حرمۃ وضع الورود علی قبور المسلمین من غیر ہذا التقرب الی المیت فتکفیر عمرو جہل قبیح غایۃ الامر ثبت الکراہۃ بحسن المکروہ لایکفر عند اہل السنۃ

ابو محمد عبد الحق

پھول یا کوئی اور ہری چیز مثل شاخ کے قبر پر رکھنا بخیال اتباع حدیث و نیز بہ نیت سرور وانس میت درست ہے جیسا کہ عالمگیریہ و قاضی خان وغیرہ میں تصریحاً مذکور ہے اور بہ نیت تقرب پھول وغیرہ کی کچھ خصوصیت نہیں بلکہ کھانا کھلانا اور امور جو بہ نیت ایصال ثواب کئے جاتے ہیں سب ممنوع اور حرام ہیں حالانکہ یہ امور بالاتفاق سب کے نزدیک درست ہیں فقط

محمد عبد الغفور ۱۳۱۰

قیل ان وضع الورد علی القبور حرام وبدعۃ وشرک وہذا القول مخالف لما اشتہر فی کتب الفقہ المستنبط من آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاجماع علماء بخارا والحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً وعلماء المراکش والاستنبول والمصر حیث افتوا الجواز بہذہ الافعال بلا کراہۃ وایضاً انا اقول بجواز ہذہ الافعال لان الامۃ لایجتمعون علی الضلالۃ واذا افتوا علماء دار السلطنۃ الاسلام کلہا ونحن اولیٰ بالاتباع بہم لان المخالفۃ عن الاجماع لایلیق بحال عالم متدین عاقل الامتعصب غیر عاقل لایعتمد علی قولہ فتفکروا لاتکن من الغافلین

صحیح خواجہ سلیمان عفی عنہ

وباللہ نستعین قول عمرو بلا ریب صحیح اور قول زید بیشک باطل کیونکہ مذہب منصور جمہور اہل السنۃ والجماعۃ ہر آن امور میں کہ جن میں شارع علیہ السلام سے نہی نہیں پائی جاتی اباحت اصلی ہے چنانچہ یہ امر علماء پر مسلم الثبوت ہے اور حسامی اور نور الانوار اور توضیح وغیرہ کتب اصول سے خوب ظاہر ہے اور

دوسرا قول توقف کا جو توضیح تلویح میں منقول ہے مآل اسکا بھی آخر میں اباحۃ اصلی منقول ہے اور شامی نے بھی کتب معتبرہ اصول سے اباحت اصلی کو خوب ہی واضح طور پر نقل کیا ہے اور حرمت اصلی مذہب معتزلہ بیان کیا ہے۔ اور قبر پر پھول ڈالنے کی ممانعت کسی حدیث سے نہیں پائی جاتی بہ نیت تانیس وتفریح یا تخفیف عذاب پھر بلا دلیل کسی امر شرعی کو باوجود موجود ہونے روایات معتبرہ فقہیہ منع کرنا بوجہ تعصب ونفسانیت کے شریعت میں خلل دینا ہی حالانکہ احادیث صحیحہ سے خوب ظاہر ہے کہ جن امور سے آدمی خصوصًا اولیاء اللہ اور مومنین اتقیا جبکہ حیات خوش ہوتے تھے اور انس پکڑتے تھے بعد ممات دنیوی بھی ان چیزوں سے انس پکڑتے ہیں عن ابی ہریرۃ ما من رجل یزور قبر حمیمہ فیسلم علیہ ویقعد عندہ الا رد علیہ السلام وانس بہ حتی یقوم من عندہ اخرجہ علی الہندی رحمہ اللہ فی منتخب کنز العمال عن القضاعیہ عن الدیلمی عن جابر لا خیر افضل من بر اہل القبور علی ہذا جن امور سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے بعد الممات بھی انسے تکلیف ہوتی ہے چنانچہ منتخب کنز العمال میں ہے عن عمرو بن حزم قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا متکئ علی قبر قال لا تؤذ صاحب القبر چنانچہ بناء علیہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ شرح سفر السعادت میں محقق طیبی سے نقل فرماتے ہیں۔ ودر زیارت قبور احترام اہل آنرا در استقبال وجلوس وتادب ہماں حکم است کہ در حیات بود اور بزرگان دین کی خدمت میں پھول وغیرہ خوشبو کی چیز بطور منظور فتوی ظاہر وقت موجب فرحت ہے البتہ جنس اطعمہ چونکہ نہیں کھاتے اسکا ہر جگہ دینا برابر ہے پس لاریب مضمون فتوی صحیح ہے ؛

حررہ محمد دیدار علی حنفی عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ واقعہ جامع مسجد الور

تنبیہ۔ اکثر علماء نے عبارت عربی بھی لکھدی ہے۔ ترجمہ اس کا بسبب طوالت فتوی کے نہیں لکھا گیا کسی عالم سے دریافت کرلیں۔ سب عبارتیں سوئے عمرو میں احنفیہ کے قول کو رد کر رہی ہیں۔ اگرچہ دلائل کثیر تھے مگر بطلبہ فقہا کے اقوال نقل کئے کہ ہم مقلدوں کے واسطے یہ سند کافی ہے اب زید کو لازم ہے کہ سرنگوں رہے اگر ضد کریگا تو دیکھ لیگا۔ اور پھر نصیحت کئے دیتے ہیں کہ اللہ اللہ کرو یاد خدا میں رہو بقیہ عمر کیوں برباد کرتے ہو وما علی الرسول الا البلاغ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؛

المشتہر

محمد مشتاق احمد و نثار احمد عفی اللہ عنہما

(دستنفر پریس دہلی میں طبع ہوا)

اعلان

الحمدللہ علی احسانہ یہ رسالہ گلدستہ کرامت دوسری مرتبہ چھپکر تیار ہوگیا ہے جسمین مصنف مدظلہ العالی نے کافی دلائل سے مزارات پر پھول رکھنے کو ثابت کیا ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک آنہ ✣

دوسرا رسالہ آپ کا کرامت امداد اللہ فی الاستمداد من اولیاء اللہ شائع ہوچکا ہے جسمین آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور اقوال فقہاء حنیفہ وجمہور سلف صالحین سے مزارات اولیاء اللہ سے مدد حاصل کرنا کا ثبوت ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۲ر

تیسرا رسالہ سماع موتی ہے اسمین آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور اقوال فقہاء حنفیہ وغیرہ وجمہور سلف صالحین وائمۂ مجتہدین سے قبرون مین مُردونکی شعور وادراک اور سننے اور دیکھنے کا ثبوت ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱؎ر اہل تحقیق واہل انصاف ان رسالون کو ضرور دیکھین اور راہ عدل حق وباطل کو سمجھین۔ ✣

ہر سہ رسائل ملنے کا پتہ

شہر دہلی بارہ ہندوراؤ مدرسہ تصوّف دہلی

محمد نسیم احمد مدرس مدرسہ مذکور سے طلب کرین